© rasailojaraid.com



# "فرمودۂ قرآں!"

(از زہرہ سخن سیدہ اختر)

اے مردِ مسلماں ارے او مردِ مسلماں؟ — اے بے خبرِ عظمتِ "فرمودۂ قرآں"!
اے وہ کہ نہیں جس کو کچھ آگاہیِ امروز! — اے وہ کہ جسے مشکلِ فردا نہیں آساں!
اے وہ کہ حقیقت ہے فقط جس کی فسانہ! — اور پھر وہ فسانہ نہیں جس کا کوئی عنواں!
اے وہ کہ جو تھا حق و صداقت کا طرف دار! — ہے آج وہی حق و صداقت سے گریزاں!
اے وہ کہ سبک قلب و سبک حال و سبک قال! — اے وہ کہ گراں گیر و گراں سنجت و گراں جاں!

سُن گوشِ توجہ سے ذرا وقت کی آواز!
"کیا ہو گئی وہ جرأتِ بے باکِ مسلماں"؟

کیا ہو گئے وہ حق و صداقت کے ترانے؟ — کیوں بجھ سی گئی آج تری مشعلِ ایماں؟
کیوں جوش نہیں نقص نہیں تیرے لہو میں؟ — کیوں تیری نگاہوں میں نہیں روحِ گلستاں؟
کیوں حادثۂ وقت سے بیدار نہیں تو؟ — کیوں شورشِ امروز نہیں تیری رگِ جاں؟

تو نے نہ سُنا گوشِ توجہ سے کسی دن؟!
اختر ہوئی تیرے لئے کیا کیا نہ غزل خواں؟

## غزل

(از جناب شمس نوید)

قسمت کوئی راز نہیں ہے — کیا کوشش غمّاز نہیں ہے!
غم سے ملی راحت کی تمنّا — سوز ہے پہلے ساز نہیں ہے
درسِ محبت دل ہے کہ جس میں — دھڑکن ہے آواز نہیں ہے
اشکِ خموشی خونِ تبسّم — غم کا کوئی انداز نہیں ہے
عشق وہاں تک خام سمجھئے — حُسن کو جب تک ناز نہیں ہے
ایسی بھی ہے ایک کہانی — جس کا کوئی آغاز نہیں ہے!
شوق وہاں تک لے اُڑتا ہے — اپنی جہاں پرواز نہیں ہے
نور بھی اک ظلمت ہے جب تک — چشمِ بصیرت باز نہیں ہے
عجز کے سجدوں نے سمجھایا — عظمت سر افراز نہیں ہے
رنجِ شکستِ نغمہ ہے لیکن — رنجِ شکستِ ساز نہیں ہے

میرے نغمے تیری عطا ہیں
شعر مرا اعجاز نہیں ہے



© rasailojaraid.com